از عدالتِ عظمیٰ

ونیت نارائن و دیگراں

بنام

یونین آف انڈیا و دیگر

تاریخ فیصلہ: 30 جنوری 1996

[جے ایس ورما، ایس پی بھروچا اور ایس سی سین، جسٹس صاحبان]

حوالہ لین دین:

تفتیش-کا طرز عمل-اس شخص کی رتبہ اور مقام سے قطع نظر ہر شخص کے خلاف ہر الزام کی تیزی سے تحقیقات کی جانی چاہیے- حکومتی اداروں کا غیر جانبدارانہ کام عوام کا اعتماد بر قرار رکھنے کے لیے ضروری ہے-اعتماد-ہدایات جاری کی گئیں۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (فوجداری) نمبر۔ 340-43، سال 1993۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

درخواست گزاروں کے لیے انیل بی دیوان، مس لتا کرشنا مورتی، اے کے ساہو اور مس کامنی جیسوال۔

جواب دہندگان کی طرف سے ڈی پی گپتا، سالیسیٹر جنرل اور این نٹراجن، پی پرمیشورن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس رٹ پٹیشن کے حقیقی دائرہ کار کی نشاندہی پچھلی سماعتوں کے دوران کی گئی ہے۔اس مرحلے پر جب خصوصی عدالت میں کچھ فرد قرار داد جرم دائر کی گئی ہیں اور اس معاملے کے بارے میں میڈیا میں کافی تشہیر ہو رہی ہے، اس کے حقیقی دائرہ کار کے بارے میں کچھ قیاس آرائیوں کے ساتھ، ریکارڈ کا حصہ بننے کے لیے یہ حکم دینا مناسب ہے۔

رٹ پٹیشن میں الزامات کا خلاصہ یہ ہے کہ سی بی آئی اور ریونیو حکام جیسی سرکاری ایجنسیاں اپنے فرائض اور قانونی ذمہ داریوں کو نبھانے میں ناکام رہی ہیں کیونکہ وہ سی بی آئی کے بذریعے کی گئی بعض چھاپوں میں نام نہاد "جین ڈائریز" کی ضبطی سے پیدا ہونے والے معاملات کی مناسب تحقیقات کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ بعض دہشت گردوں کی گرفتاری کے نتیجے میں انہیں 'حوالہ' لین دین کے بذریعے حاصل کردہ داغدار فنڈز کے استعمال سے خفیہ اور غیر قانونی ذرائع سے مالی مدد کا پتہ چلا؛ کہ اس سے کئی اہم سیاست دانوں، بیوروکریٹس اور مجرموں کے درمیان گٹھ جوڑ کا بھی انکشاف ہوا، جو سبھی غیر قانونی تحفظات کے لیے دیے گئے غیر قانونی ذرائع سے رقم وصول کرنے والے ہیں؛ کہ سی بی آئی اور دیگر سرکاری ایجنسیاں معاملے کی مکمل تحقیقات کرنے اور اسے مقدمے کے منطقی اور نقطہ نظر تک لے جانے اور کسی بھی جرم میں ملوث تمام افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرنے میں ناکام رہی ہیں؛ کہ یہ اس مقصد کے لیے کیا جارہا ہے کہ ملوث افراد کو تحفظ فراہم کیا جائے، جو غیر قانونی ہیں۔ موجودہ ترتیب میں بااثر اور طاقتور؛ کہ یہ معاملہ ملک میں اونچی جگہوں پر عوامی زندگی میں جرائم اور بدعنوانی کے درمیان ایک قطعی گٹھ جوڑ کا انکشاف کرتا ہے جو قوم کی سالمیت، سلامتی اور معیشت کے لیے سنگین خطرہ ہے؛ عوامی زندگی میں ایمانداری، قانون کی حکمرانی کے کٹاؤ کو روکنے اور ملک میں جمہوریت کے تحفظ کے لیے، یہ ضروری ہے کہ سرکاری ایجنسیاں اپنی قانونی ذمہ داریوں کو مناسب طریقے سے انجام دینے اور اس میں شامل ہر شخص کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنے پر مجبور ہوں، قطع نظر اس کے کہ وہ اقتدار میں کس مقام پر رکھا گیا ہے۔

موجودہ مقدمے کے حقائق اور حالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ انتہائی عوامی اہمیت کا حامل ہے کہ اس معاملے کا اس عدالت کے ذریعے مکمل جائزہ لیا جائے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ تمام سرکاری ادارے، جنہیں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو قانون کے مطابق انجام دینے کا فرض سونپا گیا ہے، آئین میں درج مساوات کے تصور اور قانون کی حکمرانی کے بنیادی اصول کو مسلسل ذہن میں رکھتے ہوئے ایسا کریں: "چاہے آپ اتنے اونچے ہوں، قانون آپ سے بالاتر ہے۔" ہر شخص کے خلاف معقول بنیاد پر لگائے گئے ہر الزام کی تحقیقات، اس شخص کی رتبہ اور مقام

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے قطع نظر، کی جانی چاہیے اور اسے تیزی سے مکمل کیا جانا چاہیے۔ سرکاری اداروں کے غیر جانبدارانہ کام کاج پر عوام کا اعتماد برقرار رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے۔

اس کارروائی میں ہم الزامات کی خوبیوں یا مبینہ طور پر ملوث افراد سے متعلق نہیں ہیں، بلکہ صرف سرکاری اداروں کی طرف سے ہر شخص کے خلاف اس طرح کے ہر الزام کی منصفانہ، مناسب اور مکمل تحقیقات کرنے اور قانون کے مطابق منطقی حتمی کارروائی کرنے کے قانونی فرض کی انجام دہی سے متعلق ہیں۔

ایسے افراد کے معاملے میں جن کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ بنایا جاتا ہے اور مجاز عدالت میں فردِ جُرم دائر کی جاتی ہے، یہ وہ عدالت ہے جو اس معاملے کو قانون کے مطابق قابلیت پر نمٹے گی۔

تاہم، اگر ایسے کسی شخص کے سلسلے میں مکمل تحقیقات کے بعد حتمی رپورٹ یہ ہے کہ آگے بڑھنے کے لیے کوئی اولین مقدمہ نہیں بنایا گیا ہے، تاکہ اس کے خلاف مقدمہ بند کیا جائے، تو اس رپورٹ کو فوری طور پر اس عدالت کو اس اطمینان کے لیے پیش کیا جانا چاہیے کہ متعلقہ حکام اپنی قانونی ذمہ داریوں کو نبھانے میں ناکام نہیں ہوئے ہیں اور معقول طور پر اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ اس عدالت میں اب تک سی بی آئی یا کسی دوسری ایجنسی کی طرف سے ایسی کوئی رپورٹ پیش نہیں کی گئی ہے، اس موقع پر اس عدالت کی طرف سے اس طرح کی رپورٹ پر کارروائی پر غور کیا جائے گا۔ ہم یہ بھی ہدایت دیتے ہیں کہ اس عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر کوئی بندوبست نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی کسی اتھارٹی کے ذریعے کسی جرم میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔

ہم یہ بھی شامل کر سکتے ہیں کہ اس معاملے میں شامل بڑے مفادِ عامہ کی وجہ سے، سی بی آئی اور دیگر سرکاری ایجنسیوں کو کام کو مکمل کرنے اور اس معاملے کو ضروری مدت سے آگے زیر التواء ہونے سے روکنے کے لیے اپنی کارروائی کو تیز کرنا چاہیے۔ یہ مشاہدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جب سے معاملہ سامنے آیا ہے اب تک حاصل کیے گئے نتائج مکمل تحقیقات کے لیے دستیاب وقت اور موقع سے میل نہیں کھاتے ہیں۔ یہ انتہائی قومی اہمیت کا حامل ہے کہ کام کی تکمیل میں مزید وقت ضائع نہ ہو۔

درخواست نمٹادی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document